السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ مسمی عیسیٰ جبریل یہ خواہش رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پر جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے اور وہ گذارش کرتا ہے کہ اسے بتایا جائے کہ وہ وظیفہ جو تیجانی سلسلہ کے لوگ کرتے ہیں درست ہے یا نہیں؟ اور کیا سلسلہ تیجانیہ خود بھی صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس نے اسلامی مدارس کے بہت سے افراد کو اس کی مخالفت کرتے سنا ہے۔ تیجانی لوگ یہ وظیفہ مغرب کی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ مسجد میں ایک سفید کپڑا بچھالیتے ہیں اور اس کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر سو دفعہ لا الہ الا اللہ اور دوسرے دو کلمات پڑھتے ہیں۔ گذارش ہے کہ حق واضح کرکے سائل کی مدد فرمائی جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہت ترغیب دلائی ہے اور بتایا ہے کہ یہ دلوں کی زندگی' اطمینان قلب اور شرح صدر کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنُوا اذكُرُوا اللَّهَ ذِكرًا كَثيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحوهُ بُكرَةً وَأَصيلًا ﴿٤٢﴾... الأحزاب

''اے اہل ایمان! اللہ کو بہت زیادہ یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔''

اور فرمایا:

الَّذينَ ءامَنوا وَتَطمَئِنُّ قُلوبُهُم بِذِكرِ اللَّهِ ۗ أَلا بِذِكرِ اللَّهِ تَطمَئِنُّ القُلوبُ ﴿٢٨﴾... الرعد

''(اللہ انہیں ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لاَ يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)

''اللہ کی یاد کرنے والے اور اللہ کو یاد نہ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے زندہ اور مردہ۔''!

! صحیح بخاری حدیث نمبر: ٦٤٠٧۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ٧٧٩۔

اسی طرح قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ذکر اللہ کا حکم اور اس کی ترغیب بالاجمال بھی وارد ہے اور تفصیل سے بھی۔ چنانچہ قرآن مجید نے وضاحت کی ہے کہ دل سے اللہ کا ذکر اس طرح ہوتا ہے کہ اس کی عظمت' ہیبت' شان اور وقار کا احساس کیا جائے' اس سے خوف اور اس کی طرح دل کی توبہ اور رغبت ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اس سے ڈرتے ہوئے' پوشیدہ طور پر' آواز بلند کئے بغیر دن کے ابتدائی اور آخری حصے میں ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ نماز اس کا سب سے عظیم ذکر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

حـٰفِظوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الوُسطىٰ وَقوموا لِلَّهِ قـٰنِتينَ ﴿٢٣٨﴾ فَإِن خِفتُم فَرِجالًا أَو رُكبانًا ۖ فَإِذا أَمِنتُم فَاذكُرُوا اللَّهَ كَما عَلَّمَكُم ما لَم تَكونوا تَعلَمونَ ﴿٢٣٩﴾... البقرة

''نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی (زیادہ خیال سے حفاظت کرو) اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ پھر اگر تمہیں (دشمن کے حملے کا) خطرہ ہو تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر (نماز پڑھ لو') پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے (اور خطرہ دور ہو جائے) تو اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جو کچھ تمہیں معلوم نہیں تھا۔''

مزید ارشاد گرامی ہے:

فَإِذا قَضَيتُمُ الصَّلوٰةَ فَاذكُرُوا اللَّهَ قِيـٰمًا وَقُعودًا وَعَلىٰ جُنوبِكُم ۚ فَإِذَا اطمَأنَنتُم فَأَقيمُوا الصَّلوٰةَ ۚ... ﴿١٠٣﴾... النساء

''پھر جب تم (نماز خوف کے طریقے پر) نماز ادا کر چکو تو کھڑے' بیٹھے یا پہلو لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو۔ پھر جب تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے تو (حسب معمول) نماز قائم کرو۔''

نماز میں تلاوت بھی ہے تکبیر و تحلیل بھی' تسبیح تحمید بھی ہے اور دعا بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ٢٠٥ ... الأعراف

''اپنے رب کو صبح وشام عاجزی اور خوف کے ساتھ' بلند آواز کئے بغیر آہستہ آہستہ اپنے دل میں یاد کرو غافلوں میں سے نہ ہوجانا۔''

رسول اللہa کے ارشادات اور عمل سے اذکار کی قسمیں' اوقات اور کیفیات معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ احادیث میں صبح اور شام کے اذکار' مشکل اور مصیبت کے موقع کے لئے اذکار' سونے اور جاگنے کے وقت' سفر اور واپسی کے وقت کے اذکار اور اسی طرح دیگر بہت سے اذکار اور دعائیں ہیں۔ ان دعاؤں کے الفاظ اور کیفیات کا بھی تعین کر دیا گیا ہے۔ مثلاً جس حدیث میں ان سات افراد کا ذکر ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا' اس حدیث میں ان سات افراد میں سے ایک شخص وہ بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لہٰذا جو شخص قرآن وسنت میں مذکور ذکر کی قسموں اور اوقات وکیفیات کے مطابق اللہ کا ذکر کرتا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی کی اتباع کی اور وہ اجر وثواب کا بھی مستحق ہوگیا۔ اس کے برعکس جو شخص مسنون اذکار کے الفاظ میں کمی بیشی یا تغیر وتبدل کرتا ہے' یا اس کی کیفیت اور طریقے میں ردوبدل کرتا ہے' یا ایسی کیفات کی پابندی کرتا ہے جو رسول اللہa نے بیان فرمائیں اور مطلق کو مقید یا مقید کو مطلق کر دیتا ہے اور ذکر میں ایسا طریقہ لازم کرلیتا ہے جو رسول اللہa کی حیات طیبہ یا صحابہ کرامe اور تابعین وتبع تابعین کے مسارک زمانوں میں رائج نہیں تھا' وہ غلط کام کرتا ہے اور بدعت پر عمل پیرا ہے' لہذا وہ اجر وثواب سے محروم رہے گا اور ان لوگوں میں شامل ہوجائے گا جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی سعی وکوشش رائیگاں ہوگئی اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ انہی غیر شرعی پابندیوں میں سے تیجانیہ وغیرہ اصحاب طریقت کا یہ رواج ہے کہ وہ نماز مغرب کے بعد سفید کپڑا بچھا کر اس کے گرد بیٹھ جاتے ہیں اور لاالہ الا اللہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ذکر کرنا ایک شرعی عمل ہے اور لاالہ الا اللہ تمام انبیاء کا افضل ترین ذکر ہے۔ لہٰذا یہ ذکر انتہائی فضیلت کا حامل ہے لیکن سفید کپڑا بچھانے اور اس کے اردگرد جمع ہونے اور مغرب کے بعد وقت خاص کرنے کی پابندی اور اجتماعی طور پر یہ ذکر کرنا' یہی کام بدعت ہیں جو لوگوں نے خود ایجاد کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول اللہa نے یہ پابندیاں نہیں لگائیں۔ اچھا عمل وہ ہوتا ہے جس میں سنت کی پیروی ہو اور بدترین عمل وہ ہے جو ایجاد بندہ ہو۔ کیونکہ نبی کریمa نے فرمایا ہے:

(عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ مِنْ بَعْدِي وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ)

''میرے طریقے اور میرے بعد آنے والے خلفائے راشدین کے طریقے کا التزام کرو اور (دین میں) نئے نئے کاموں سے بچو۔ کیونکہ (دین میں ایجاد کیا ہوا) ہر نیا کام بدعت ہے۔''

نیز فرمایا:

(مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس کام (دین) میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس قسم کی بدعت کی ایک اور مثال یہ ہے کہ بعض لوگ نماز فجر سے پہلے یا بعد یا عشاء کے بعد ایسے وظیفے پڑھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں جو انہوں نے خود ہی گھڑے ہیں۔ یا ایسی مکروہ کیفیات اور سر تال کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ وہ ذکر سے زیادہ ایک کھیل یا ڈرامہ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح لفظ ''ھو'' یا ''آہ'' کے ساتھ ذکر کرنا بھی غلط ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے نہیں۔ پہلا لفظ تو ضمیر غائب کا صیغہ ہے اور دوسرا تکلیف کے موقع پر منہ سے نکلنے والا لفظ ہے۔ انہیں بطور ذکر پڑھنا ایک بری بدعت ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ